



سوال

(301) فوت شدہ مرد اور عورت کے چھوڑے ہوئے رمضان اور نذر کے روزوں کی قضا کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسلمانوں میں سے کوئی مرد عورت اس حال میں فوت ہوا کہ اس کی وفات سے قبل اس پر رمضان کے روزوں کی قضا تھی تو کیا اس کی طرف سے روزے رکھے جائیں یا کھانا کھلادیا جائے؟ اور جب یہ روزے نذر کے ہوں رمضان کے نہ ہوں تو ان دو حالتوں میں روزوں کی قضا کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک رمضان کے روزوں کا تعلق ہے جب انسان اس حال میں فوت ہو کہ اس کے ذمہ رمضان کے کچھ روزے رکھنا باقی تھے جو اس نے بیماری کی وجہ سے چھوڑ دیے تھے یہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہے۔

1- پہلی حالت یہ ہے کہ اس کی بیماری فوت ہونے تک مسلسل رہی ہو اور اس کو روزہ رکھنے کی قوت حاصل نہ ہوئی ہو تو اس صورت میں تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے قضا دی جائے گی اور نہ ہی اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے گا کیونکہ وہ اس معاملے میں معذور ہے۔

2- دوسری حالت یہ ہے کہ اس کو اس بیماری سے جس کی وجہ سے اس نے روزے چھوڑے شفا مل گئی ہو اور اس پر ایک رمضان گزر گیا ہو اور اس نے روزے نہ رکھے ہوں اور دوسرے رمضان کے بعد وہ فوت ہو جائے تو اس صورت میں اس کی طرف سے ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے کیونکہ اس نے قضا کو موخر کر کے کوتاہی کی ہے حتیٰ کہ اس پر دوسرا رمضان آگیا اور پھر وہ فوت ہو گیا۔

رہا نذر کا روزہ تو وہ بھی اس کی طرف سے رکھا جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من مات وعلیہ صوم - وئی روایۃ: صوم نذر - صام عنہ ولیہ" [1]

"جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اس کے ذمہ روزہ تھا اور ایک روایت میں ہے نذر کا روزہ اس کے ذمہ تھا تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزہ رکھے۔" (سعودی فتویٰ کمیٹی)

[1] - صحیح البخاری رقم الحدیث (1851) صحیح مسلم رقم الحدیث (1147)



حذا ما عندي والله اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 270

محدث فتویٰ